جوانی اور علی اکبرؑ

معراجِ بندگی ہے عبادت شباب میں
تقویٰ عظیم نعمتِ قدرت شباب میں ۱
ایثارِ بے مثال شہادت شباب میں
دولت ہے، کردگار کی نصرت شباب میں
حسنِ سجود چہرۂ عابد پہ آئے گا
لطفِ صیام بھوک میں صائم بتائے گا
اک عزم کا جہاں ہے جوانی میں جلوہ گر
جوش و جنونِ ہوش جوانی کی ہیں سحر ۲
مقصد پہ جان دینا جوانی کا ہے ثمر
عشقِ جہادِ نفس جوانی کی رہ گذر
اس دور میں جو تقویٰ حق کے قریب ہے
وہ نوجوان چشمِ خدا میں حبیب ہے

www.emarsiya.com

انعامِ خاص نورِ ازل کا ہے یہ شباب
ہے جوش و آرزو و تمنا کی یہ کتاب ۳
اک برقِ ولولہ ہے یہ قوت کا التہاب
جس میں خواہشوں کا نشہ وہ شرابِ ناب
طاعت کا ہر نفس بھی جہادِ علا بنے
گر اتقا گھلا ہو تو دو آتشہ بنے
ایثار اک جوانیِ عقلِ سلیم ہے
قربانیِ حیات جہادِ عظیم ہے ۴
حق پر فدائے جان پسندِ کریم ہے
یہ قلبِ مطمئنہ کا صبرِ صمیم ہے
علم و عمل نشانیِ حسنِ مبین ہے
انساں کا حسنِ دائمی محکم یقین ہے
اکبرؑ سا دو جہاں میں کوئی نوجواں نہیں
یہ یوسفِ جمال ہے لیلیٰؑ کا نازنیں ۵
نطقِ امام میں یہ امامت کے ہے قریں
یہ وصفِ روح و جاں میں محمدؐ سا ہے حسیں
قرآنِ حسن کا یہ فروع و اصول ہے
سایہ جو ابر کا ہو تو بالکل رسول ہے

اکبرؑ زمیں پہ ایزدِ غفار کا ہے نور
اکبرؑ جہاں میں سیرتِ احمدؐ کی ہے زبور ۶
اکبرؑ ہے خلقِ فاطمہؑ زہرا کا کوہِ طور
اکبر شبابِ حمزہؓ و جعفرؓ کا ہے غرور
مشکِ غضنفری بدنِ بو تراب میں
'معراج کر رہی ہے رسالت شباب میں'
لفظِ زباں ہے اس کا ہر اک عدل کی اذاں
یہ عرشِ صبر و ضبط ، شجاعت کی کہکشاں ۷
دریائے صدق، موجِ کرم ، قلزمِ اماں
ایثار کا علم ہے یہ اک عزم کا نشاں
قرآنِ حق ، زبورِ جہادِ صمیم ہے
یہ جامعِ صفاتِ رسولِ کریم ہے
شانِ رحیم ، حسنِ خدا ، نورِ کبریاؑ
آنِ زبانِ نفسِ خدا، نطقِ مصطفیٰؐ ۸
جانِ علیؑ ، جہادِ ولی ، زورِ مرتضیٰؑ
ایمانِ بنتِ رحمتِ حق حسنِ فاطمہؑ
ثانی ہیں یہ حبیبِ خدا کے جہان میں
اکبر کا کوئی ثانی نہیں انس و جان میں

www.emarsiya.com

اکبرؑ حسینؑ پر ہے اک احسانِ کبریا
اکبر عطائے رب ہے یہ فیضانِ ھل اتیٰ ۹
یہ کردگارِ عزم ، وفاؤں کا ذوالعلا
پیکر میں اس کے جلوہِ تنویرِ انما
اکبرؑ ہیں حسنِ عزم کے تیور لئے ہوئے
اکبرؑ کے پائے حسن پہ یوسف جھکے ہوئے
فخرِ پدر جہان میں اکبرؑ سا نوجواں
ہم شکلِ مصطفیٰؐ علیؑ و فاطمہؑ کی جاں ۱۰
خالق کا مان اور حبیبِ خدا کی آں
یوسفؑ کا ناز حسنِ خداوند کا نشاں
خوشبوئے عزم، قلبِ رسالتمآب کی
تفسیر ہے یہ آیتِ ام الکتاب کی
اس نوجواں پسر کی جدائی حسینؑ سے
غربت میں ساتھ چھوٹنا اک نورِ عین سے ۱۱
اک ہجر دورِ شیب میں فرزندِ زین سے
جاتا ہے نور چشمِ شہِ مشرقین سے
ایوبؑ سے نہ دیکھا گیا ایسا غم ہے یہ
پر تم تھی چشمِ رب بھی کہ اوجِ الم ہے یہ

کہتے تھے شاہ نورِ نظر اے پدر کی جاں
تنہا نہ چھوڑے جاؤ مجھے اے مرے جواں ۱۲
زخمِ جدائی سہہ نہیں سکتا یہ ناتواں
رخصت ہے تیری بہرِ پدر رنجِ جاوداں
میداں کو جا کے تم کبھی واپس نہ آؤ گے
اس نیم جاں کو خون کے آنسو رلاؤ گے

پیغامِ موت بہرِ پدر ہے پسر کا داغ
آنکھوں کا نور لیتا ہے نورِ نظر کا داغ ۱۳
دنیا میں زخمِ دائمی قلب و جگر کا داغ
کوہِ الم ہے لیلیٰ کے رشکِ قمر کا داغ
سب اقربا کے واسطے مشکل کا وقت ہے
مادر کے دل پہ داغِ پسر اور سخت ہے

مقتل میں آیا جو تھا سہارا حسینؑ کا
ابرِ ستم میں چھپ گیا تارا حسینؑ کا ۱۴
زخمی سنا سے قلب کا پارا حسینؑ کا
آیا زمیں پہ گھوڑے سے پیارا حسینؑ کا
بجتا تھا شادیانہ تو فوجِ لعین میں
اک دردِ غم تھا قلبِ حسینؑ حزین میں

پھر یوسفِ حسینؑ نے میداں سے دی صدا
بابا سلام آخری ہو آپ پر مرا ۱۵
رکتا ہے سانس مرتا ہے فرزند آپ کا
سینہ میں میرے ٹوٹی ہے اک ظلم کی سنا
غم میں چچا کے ٹوٹی کمر ناتوان کی
کیسے اٹھے گی باپ سے میت جوان کی

رن میں اٹھائے لاشِ جواں ایک ناتواں
منظر نہ دیکھا چشمِ فلک نے یہ خوں چکاں ۱۶
یہ صبر الحذر ہے تو یہ عزم الاماں
خود قلبِ ظلم لیتا ہے یہ غمگین سسکیاں
اے عرش صبر سجدہ کناں ہو زمین پر
اے عزم کر سلام امامِ مبین پر

دوڑے حسین سن کے جواں لال کی صدا
ٹوٹی کمر تھی، آنکھوں کا اب نور بھی گیا ۱۷
ہر گام رن میں ٹھوکریں کھاتے تھے برملا
گر گر پکارتے تھے علیؑ کو شہِ ہدا
روتے تھے کہکے گلشنِ زہرا اجڑ گیا
پیری میں ایک باپ سے بیٹا بچھڑ گیا

www.emarsiya.com

کہتے تھے اے شبیہ پیمبر کدھر گئے
آنکھوں کے نور اے علی اکبر کدھر گئے ۱۸
حیدرؑ کے چاند، زہراؑ کے دلبر کدھر گئے
ڈھونڈے کہاں ضعیف، غضنفر کدھر گئے
دن بیاہ کے تھے خون میں غلطاں کہاں ہوئے
دنیا اندھیر ہو گئی جب تم نہاں ہوئے
سب کو پکارتے تھے مدد کو شہِ زمن
سنتا نہیں تھا کوئی بھی فریادِ پرمحن ۱۹
آواز کب سے دیتا ہے تم کو یہ خستہ تن
بیٹے سے رو کے کہتے تھے اے میرے گلبدن
کچھ سوجتا نہیں مجھے اکبرؑ جواب دو
زخمی جگر ہے کیا مرے دلبر جواب دو
پہنچے پسر کی لاش پہ تھرا کے رہ گئے
دیکھا جو زخم دل کا تو گھبرا کے رہ گئے ۲۰
دیکھی سنا جگر میں تو چکرا کے رہ گئے
ترخوں میں دیکھا لال تو تیورا کے رہ گئے
کہہ کر علیؑ جو کھینچا سنا کو حسینؑ نے
اک آہِ سرد آخری لی نورِ عین نے

زخموں سے چور باپ یہ کہتا تھا کہ پیارے
پیری کے عصا میری ضعیفی کے سہارے ۲۱
تھے بیاہ کے دن اب ترے اے راجدلارے
اب کوئی مزا ہی نہیں جینے میں ہمارے
آنکھوں میں ہے اندھیر جو نورِ نظر گیا
بوڑھے پدر کے سامنے ہائے پسر گیا
کہتے تھے شاہ حرِ دلاور مدد کو آؤ
زینبؑ کے لال ثانیِ جعفرؑ مدد کو آؤ ۲۲
دلبر حسنؑ کے قاسمِؑ مضطر مدد کو آؤ
دریا سے میرے غازی و صفدر مدد کو آؤ
اک ناتوان باپ جواں نورِ عین ہے
اے بابا جان آؤ کہ تنہا حسینؑ ہے
لاشِ پسر سے باپ نے رو کر کیا کلام
پیری میں چھوڑا باپ کو اے میرے نورِ فام ۲۳
جنت میں جا کے دادی کو دینا مرا پیام
دشمن تو دو جہان ہے تنہا ہے یہ غلام
گرنے لگے جو گھوڑے سے گودی میں لی جیو
کاٹے گلا جو شمر تو دیدار دی جیو

www.emarsiya.com

تجھ کو ملے جناں میں جو عباسؑ نامدار
کہنا تری جدائی سے اب چھن گیا قرار ۲۴
تم بھی اکیلا چھوڑ گئے مجھ کو جاں نثار
اعدا چہار سو ہیں نہیں کوئی غم گسار
سوکھے گلے پہ چلنے کو تیغیں ہزار ہیں
عابد ہیں باقی مردوں میں یا شیر خوار ہیں
اب تیرے بعد اصغرؑ بے شیر آئے گا
پانی کے بدلے تیر سہ شہبہ وہ پائے گا ۲۵
حلقوم تین روز کا پیاسا چھدائے گا
اس تیرِ ظلم و جور پہ وہ مسکرائے گا
تربت سے اس کے لاشہ کو اعدا نکالیں گے
ننھے سے سر کو ظالمِ خوں خوار کاٹیں گے
پہنچے بہشت میں جو یہ مظلوم میرا لال
پیاسا ہے تین روز کا اور زخم سے نڈھال ۲۶
مرجھا گیا ہے گلشنِ زہرا کا نونہال
اس بے زبان بھائی کا رکھنا ذرا خیال
زخمی گلے پہ بچے کے مرہم لگائیو
کوثر کا جام ہاتھ سے اپنے پلائیو

www.emarsiya.com

اہلِ حرم کو شاہ نے رن سے یہ دی صدا
اٹھتا نہیں ہے لاشہ یہ کڑیل جوان کا ۲۷
کچھ بھی دکھائی دیتا نہیں مجھ کو مطلقا
غم سے نڈھال ہے یہ مصائب کا مبتلا
ٹوٹی کمر حسینؑ کی فرقت میں بھائی سے
آنکھوں میں ہے اندھیر پسر کی جدائی سے
خیمہ کے در پہ آن کے لیلیٰ سے یہ کہا
آیا ہے خوں میں ڈوبا ہوا لے پسر ترا ۲۸
دولھن کے بدلے آئی ترے لال کو قضا
بیٹے کے بعد باپ کے جینے کا کیا مزا
اکبر تو مجھ کو چھوڑ کے ملکِ عدم چلے
لو آخری سلام کہ مرنے کو ہم چلے
چھائی تھی باغِ زہراؑ پہ اک ظلم کی خزاں
سلطان کا بھی ہوتا ہے اس غم میں دل دھواں ۲۹
روتے تھے سن کے اہلِ حرم شاہ کی فغاں
کہتے تھے اے شبیہِ نبی کھو گئے کہاں
گریہ کناں فلک تھا زمیں خون روتی تھی
لاشِ جواں پہ زہراؑ بھی جاں اپنی کھوتی تھی

☆ ☆ ☆